نحمدہ ونصلی — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں،

زید ایک کمپنی میں کام کرتا ہے اس کمپنی میں جوائن ہونے کیلئے زید نے ۱۵۰۰۰ ہزار روپئے دیئے تو کمپنی نے ان پانچ ہزار کا سامان زید کو دیا اب جب زید دو لوگوں کو اور پانچ پانچ ہزار کا سامان دلائیگا تو زید کو کمپنی ۱۵۰۰ ہزار روپئے دے گی، اسی طریقے سے جب وہ دونوں لوگ کسی اور کو پانچ پانچ ہزار کا سامان دلائیں گے تب ان دونوں کو پیسہ ملے گا اور زید کو بھی ملے گا۔

کمپنی کی شرائط یہ ہیں کہ وہ دونوں جو زید کے ذریعہ سے آئے ہیں، دونوں ایک ہی ٹائم میں ہوں جیسے رات کے بارہ بجے سے دوپہر کے بارہ بجے تک، یا پھر دوپہر کے بارہ بجے سے رات کے بارہ بجے تک، اور اگر دونوں الگ الگ ٹائم پر ایک صبح اور ایک شام میں آیا تو زید کو کچھ بھی نہیں ملے گا اور اگر زید کی ٹیم کام کرتی رہی تو زید کو بھی پیسے ملتے رہیں گے صرف زید اپنی ٹیم کو سکھاتا رہے،

تو حضرت ایسی کمپنی میں کام کرنا جائز ہے، مدلل جواب کا طالب ہوں۔ فقط والسلام

مبارک علی قاسمی سیتاپوری، یکم محرم الحرام ۱۴۴۴ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ

الجواب وباللہ التوفیق:۔ صورت مسئولہ میں جو شکل اور کمپنی میں کام کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں یہ نیٹورک مارکیٹنگ ہے (یعنی جتنے لوگ آپ کے نیچے کمپنی میں جوائن کرتے جائیں گے اتنا ہی آپ کا فیصد کے اعتبار سے فائدہ ہوگا) اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی براہ راست خود کمپنی سے سامان خرید کر اس پر نفع لیکر اس کو آگے فروخت کرے تو اس میں مضائقہ نہیں ہے اسی طرح اگر وہ محنت کرکے کسی کو اس کمپنی سے جوڑ دے تو اس پر اس کیلئے ایک مرتبہ اجرت مقرر کرکے لینے میں کوئی حرج نہیں، البتہ کسی کو ایک مرتبہ کمپنی کا ممبر بنا دینے کے بعد جب تک وہ کمپنی کا سامان خریدتا رہے اس کا کچھ فیصد لیتے رہنا حتی کہ اگر وہ کسی کو ممبر بنائے تو اسکی خریداری پر بھی کچھ فیصد لینا یہ اصول اجارہ کے خلاف ہے، اس طور پر اجارہ کرکے نفع حاصل کرنے کو فقہاء کرام نے ناجائز قرار دیا ہے۔ لہٰذا نیٹورک مارکیٹنگ کیساتھ منسلک ہونا اور دوسروں کو اس میں شامل کراکے کمیشن وصول کرنا، ناجائز ہے۔ اور چونکہ کمپنی میں معتد بہ رقم کے ذریعہ کمیشن در کمیشن کاروبار چلانا مقصود ہوتا ہے تو یہ جوئے کی ایک نئی شکل ہے جو کہ حرام ہے۔

الاشباہ والنظائر میں ہے:۔ اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام. وبمعناها ما اجتمع محرم ومبیح الاغلب المحرم (القاعدة الثانیة ص۳۰، ط، دار الکتاب دیوبند)

هي عبارة عن عقد على الشركة في الربح بمال من احد الجانبين والعمل من الجانب الآخر

(فتاوی ہندیہ، کتاب المضاربة۔ الباب الاول فی تفسیرها ورکنها الخ ۴/۲۸۵، بحوالہ فتاوی بنات ۴/۲۲۴)

وقد نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الملامسة والمنابذة، ولأن فيه تعليقا بالخطر (البناية شرح الهداية ٨/ ١٨٥، دار الكتب العلمية)

عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن أبيه قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صفقتين في صفقة واحدة (مسند احمد ٦/ ٣٢٤، موسسۃ الرسالۃ، ماخذ دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن، فتوی نمبر: ۱۰۹۲۰۰۹۲۱۔ ۱۴۴)

نیٹورک مارکیٹنگ کے عدم جواز پر ملک کے معتبر و مستند دارالافتاء سے جاری چند فتاوے بھی ملاحظہ فرمالیں۔

اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی کے سولہویں سیمینار منعقدہ دارالعلوم مہذب پور اعظم گڈھ میں علماء اور مفتیان کرام کی ایک عظیم جماعت نے اتفاق رائے کے ساتھ عدم جواز کی تجویز پاس فرمائی ہے۔

دارالعلوم دیوبند کا فتوی؛ حوالہ (ب: ۶۸۱) یہ کاروبار نہ تو شرکت مضاربت پر مبنی ہے، نہ ہی شرکت عنان کے طریقہ پر ہے، بلکہ یہ کاروبار خالص قمار اور سٹے پر مبنی ہے، ... ہم آدمی جمع کرتا ہے۔ اگر کمپنی کے مزاج کے مطابق ممبر سازی میں وہ کامیاب ہوگیا تو اسے گھر بیٹھے بیٹھے ایک بہت بڑی رقم ملتی رہے گی، اور اگر ممبر سازی میں ناکام رہا تو اس کے روپئے بھی سوخت ہوجاتے ہیں، جو کام نفع و نقصان کے درمیان دائر ہو اور مبہم ہو، وہ شریعت کی اصطلاح میں قمار اور جوا کہلاتا ہے جو بنص قطعی حرام ہے، علاوہ اس کاروبار میں "صَفْقَةٌ فِي صَفْقَتَيْنِ" کی صورت بھی پائی جاتی ہے اس میں "بیع و شرط" کے ایک ساتھ جمع ہونے کی بات بھی پائی جاتی ہے، جو "نہی النبی عن بیع و شرط" کے خلاف ہے، اس طرح کی متعدد خرابیاں پائی جاتی ہیں، مسلمانوں کیلئے ایسی کمپنی میں شرکت کرنا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند

۲ / ۶ / ۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح: (دستخط) کفیل الرحمن نشاط

Notes:

محمد ظفیر الدین عفی عنہ

معین دارالافتاء

مظاہر علوم سہارنپور کا فتویٰ :- حوالہ :- ۲۴۴م -

ایم وے کمپنی کا لٹریچر ہم نے دیکھا، اس کے طریقہ تجارت میں بعض شرطیں مقتضائے عقد کے خلاف ہیں، مثلاً ایک شرط یہ ہے کہ اس کمپنی کا ممبر کمپنی کے سامان کو بازار میں باقاعدہ دوکان لگا کر فروخت نہیں کر سکتا وغیرہ، جبکہ مقتضائے عقد کے خلاف شرط لگانے سے معاملہ بیع فاسد ہو جاتا ہے، نیز اس میں قمار کی بھی مشابہت ہے، اسلئے اس کمپنی میں شرکت ناجائز ہے، ذاتی خریداری کیلئے بھی اس کا ممبر بننا درست نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ :- العبد محمد طاہر عفا اللہ عنہ، مظاہر علوم سہارنپور

۲۰/۵/۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح :(دستخط) مقصود احمد ۲۲/۵/۱۴۲۶ھ - مع مہر دارالافتاء

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا فتویٰ - حوالہ ۲۳۱۳۶/۱ - ۱۴۲۵ھ -

شرعی اعتبار سے "ایم وے کمپنی" میں شرکت داری درست نہیں ہے، مسلمانوں کو اس میں شرکت سے احتراز کرنا ہوگا۔ فقط

محمد ظہور ندوی عفا اللہ عنہ، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۱۸/۵/۱۴۲۶ھ مع مہر دارالافتاء والاحکام

نوٹ :- مذکورہ بالا فتاویٰ میں "ایم وے کمپنی" کی صراحت سے یہ خیال نہ ہو کہ فتاویٰ صرف ایک کمپنی کے ساتھ خاص ہیں بلکہ یہ حکم "نیٹ ورک" طریقۂ تجارت کے مطابق چلنے والی ساری کمپنیوں کیلئے ہے، چونکہ "استفتاء" میں "ایم وے" کی صراحت تھی، اسی لئے فتاویٰ میں اسی لفظ کو دہرایا گیا ہے -

امارت شرعیہ پٹنہ کا فتویٰ :-

حضرت مولانا ابوالمحاسن سجاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی قسم کے ایک استفتاء کے جواب میں لکھا ہے کہ "بمضمون حدیث "نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغرر" (مسلم ابوداؤد، ۶۷۲۳) اور بحکم "لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام" (الاشباہ والنظائر ۲۷۳/۱) یہ معاملہ غیر شرعی اور یقینی طور پر سراسر باطل ہے اگر کوئی اخیر کا ممبر اپنے ذریعہ سے کوئی ممبر نہ بنا سکا، تو اسے کوئی کمیشن یا فائدہ نہیں ملے گا، اور اس کی اصل فیس بھی نہیں ملے گی، تو یہ ایک طرح کا دھوکہ اور غرر ہے (بحوالہ تلخیص مقالات سولہواں سمینار اسلامک فقہ اکیڈمی دہلی)

حسب ایماء :- حضرت الاستاذ مولانا سالم اشرف قاسمی صاحب بانی و مہتمم دارالعلوم اشرفیہ دیوبند،

حررہ :- العبد محمد زاہد القاسمی الاشرفی، خادم مدرسہ عبدالرحمٰن بن عوف ؓ بنگلور

۴ / محرم الحرام ۱۴۴۳ھ بروز چہار شنبہ